107780 - رمضان كے روزوں كى دوسرے رمضان تك قضاء بھول جانا

سوال

اگر كوئى شخص رمضان كى قضاء كے روزے ركھنا بھول جائے اور دوسرا رمضان شروع ہو جائے تو كيا حكم ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

فقہاء كرام كا اتفاق ہےكہ بھول چوك ايسا عذر ہے جس كى بنا پر ہر قسم كى مخالفت ميں گناہ اور مؤاخذہ نہيں ہوتا، اس كے كتاب و سنت ميں بہت دلائل پائے جاتے ہيں كہ بھول چوك معاف ہے.

ليكن فقہاء كرام اس ميں ضرور اختلاف كرتے ہيں كہ جس مخالفت كے نتيجہ ميں فديہ لازم آتا ہو تو كيا وہ بھى معاف ہے يا نہيں‌ز

خاص كر رمضان المبارك كے روزوں كى قضاء بھول جانا حتى كہ دوسرا رمضان شروع ہو جائے تو اس سلسلہ ميں بھى فقہاء كرام كا اتفاق ہے كہ دوسرے رمضان كے بعد ان روزوں كى قضاء كرنى لازم ہے, بھول جانے سے يہ قضاء ساقط نہيں ہوگى.

ليكن اس ميں قضاء كے ساتھ فديہ واجب ہونے (يعنى مسكين كو كھانا كھلانے) ميں فقہاء كرام كا اختلاف ہے اور اس سلسلہ ميں دو قول ہيں:

پہلا قول:

قضاء كے ساتھ فديہ لازم نہيں ہوگا، كيونكہ بھول جانا ايسا عذر ہے جس سے گناہ اور فديہ دونوں اٹھ جاتے ہيں.

اكثر شافعى اور بعض مالكى حضرات كا يہى قول ہے.

ديكھيں: تحفة المحتاج تاليف ابن حجر الہيتمى (3 / 445) اور نہاية المحتاج (3 / 196) اور منح الجليل (2 / 154) اور شرح مختصر خليل (2 / 263).

دوسرا قول:

اسے قضاء کےساتھ فدیہ ادا کرنا بھی لازم ہے، کیونکہ بھول جانے سے صرف گناہ ساقط ہو گا.

شافعی حضرات سے خطیب شربینی کا مسلك یہی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس سے صرف گناہ ساقط ہوگا فدیہ نہیں "

دیکھیں: مغنی المحتاج (2 / 176).

بعض مالکی حضرات بھی یہی بیان کرتے ہیں.

دیکھیں: مواھب الجلیل شرح مختصر خلیل (2 / 450).

درج ذیل تین دلائل کی بنا پر ان شاء اللہ اس میں راجح قول پہلا ہے کہ اس پر قضاء ہے فدیہ نہیں:

پہلی دلیل:

ان آیات اور احادیث کا عموم جن میں بھول جانے والے سے مؤاخذہ نہ کرنا بیان ہوا ہے:

مثلا ارشاد باری تعالی ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا البقرۃ (286).

دوسری دلیل:

اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، اور دلیل کے بغیر کفارہ یا فدیہ دینا جائز نہیں ہے، اس مسئلہ میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو فدیہ دینے کو تقویت دیتی ہو.

تیسری دلیل:

اصل میں اگر کوئی شخص عمدا روزوں کی قضاء میں تاخیر کرتا ہے تو بھی اس پر فدیہ لازم ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے.

احناف اور ظاہری حضرات عدم وجوب کے قائل ہیں، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نےاختیار کیا ہے کہ فدیہ دینا صرف مستحب ہے، کیونکہ شریعت مطہرہ میں صرف بعض صحابہ کا عمل ہی ملتا ہے، اور یہ چیز تقویت کا باعث

نہیں جس کی بنا پر اسے لوگوں پر لازم کیا جائے، چہ جائیکہ عذر کی حالت میں جسے اللہ بھی عذر تسلیم کرتا ہے کی حالت میں لازم کیا جائے.

آپ مزید تفصیل دیکھنےکے لیے سوال نمبر (26865) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ:

اس شخص کے ذمہ صرف روزوں کی قضاء ہوگی، اور بطور فدیہ کھانا نہیں کھلائیگا، اس لیے وہ اس رمضان کے گزر جانے کے بعد پہلے رمضان کے روزوں کی قضاء میں روزے رکھےگا.

واللہ اعلم .